

ہمارے لوگ محمد اسلم بن اجمل

کس قدر ہیں ستم کے مارے لوگ
کہاں کرتے ہیں یہ کسی سے گلہ
اب غریبوں کا کون چارہ ساز
فاقہ کش، روزگار سے محروم
کوئی بیمار اور کوئی ناچار
صبر اور شکر اچھی بات تو ہے!
خودکشی کر لی ڈوب کر اک نے
پھر کوئی لڑکی ہو گئی اغوا!
ایک بچے کا ہو نہ پایا علاج
ظلم چپ چاپ سہتے رہتے ہیں
یہ تو صبر و رضا کے بندے ہیں
ایسے ہی ہونگے، ہو کے بچے جواں
بیٹیوں کے نکاح کیسے کریں

ہم وطن اپنے، یہ ہمارے لوگ
یہ سبھی ہیں انا کے مارے لوگ
رہ گئے سارے غم کے مارے لوگ
نالاں خود سے دکھوں کے مارے لوگ
پھر بھی بے فکر ہیں یہ سارے لوگ
اُف نہیں کرتے یہ بچارے لوگ!
ہیں کھڑے دریا کے کنارے لوگ
ہوئے بے حس ہیں کیسے سارے لوگ!
مر گیا، چپ ہیں بیٹھے سارے لوگ
اس کے عادی ہوئے ہمارے لوگ
آہ بھی بھرتے نہیں! بچارے لوگ
ناتواں، سب ستم کے مارے لوگ
بے زر و مال، بے سہارے لوگ

تم کبھی ہونا ان میں نہ شامل!

جس طرف جا رہے ہیں سارے لوگ!